

# کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چہتر

الہی وحی اور آخری بیداری: دانیال کی رؤیا سے بصیرتیں

Jeff Pippenger

2024-04-06

دانی ایل کے دسویں باب میں، جبرائیل یہ کام انجام دے رہا ہے کہ وہ خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کے سامنے کتابِ دانی ایل کی مکمل تعبیر پیش کرے۔ دانی ایل خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو کتابِ مکاشفہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔ چنانچہ ایک لاکھ چوالیس ہزار جاگ اٹھتے ہیں اور پہچانتے ہیں کہ وہ پراگندہ کیے گئے تھے، جیسا کہ دانی ایل کے نویں باب میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔ وہ اس سمجھ تک بھی جاگتے ہیں کہ وہ عظیم آزمائش جس سے اُن کی ابدی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے، حیوان کی شبیہ کی آزمائش ہے، جو اُن پر مہر لگنے سے پہلے اور ریاستِ بائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کے وقت مہلتِ آزمائش ختم ہونے سے پہلے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ وہ اُس مایوسی پر سوگ منا رہے ہیں جس سے وہ 18 جولائی، 2020 کو دوچار ہوئے تھے، اور اسی حالت میں انہیں قدس الاقداس میں مسیح کا نظارہ دکھایا جاتا ہے، جیسا کہ اشعیاہ کے چہٹے باب میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔

وہ رؤیا، جیسا کہ دانیال اور اشعیاہ دونوں کے ہاں بیان ہے، انہیں خداوندِ جلال کے حضور اپنی گناہ آلودہ حالت دکھا دیتی ہے، اور دونوں خاک میں جھک جاتے ہیں۔ پھر اشعیاہ یہ سوال سنتا ہے کہ خدا اپنی قوم کے پاس کس کو بھیجے گا، اور اشعیاہ خود پیش ہوتا ہے، مگر پہلے اسے پاک کیا جاتا ہے۔

تب میں نے کہا، بائے مجھ پر افسوس! کیونکہ میں ہلاک ہو گیا ہوں؛ اس لیے کہ میں ناپاک لبوں والا آدمی ہوں اور ناپاک لبوں والی قوم کے درمیان رہتا ہوں؛ کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ، رب الافواج کو دیکھا ہے۔ تب سرافیموں میں سے ایک میرے پاس آڑا، اس کے ہاتھ میں دھکتا کوئلہ تھا جو اُس نے قربان گاہ پر سے چمٹے سے لیا تھا؛ اور اُس نے اُسے میرے منہ پر رکھا اور کہا، دیکھ، یہ تیرے لبوں کو چھو گیا ہے؛ اور تیری بدکاری دور ہوئی، اور تیرا گناہ کفارہ پایا گیا۔ اور میں نے خداوند کی آواز بھی سنی جو کہتی تھی، میں کسے بھیجوں، اور ہمارے لیے کون جائے؟ تب میں نے کہا، میں حاضر ہوں؛ مجھ بھیج۔ یسعیاہ 6:5-8۔

اشعیاہ کو قربان گاہ کے انگارے سے پاک کیا گیا، اور دانیال اُس آئینہ صفت رؤیا کے مشاہدے سے پاک ہوا جو دیکھنے والے کو اسی شبیہ میں بدل دیتی ہے جسے وہ دیکھتا ہے۔ اشعیاہ کو کہا جاتا ہے کہ وہ یہ پیغام اُن لوگوں تک پہنچائے جو سن کر بھی نہیں سنتے اور دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔

اور اُس نے کہا، جا، اور اِس قوم سے کہہ: تم سنو گے ضرور، مگر سمجھو گے نہیں؛ اور دیکھو گے ضرور، مگر پہچانو گے نہیں۔ اِس قوم کے دل کو موٹا کر دے، اُن کے کان بوجھل کر دے، اور اُن کی آنکھیں بند کر دے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں، اپنے کانوں سے سنیں، اپنے دل سے سمجھیں، اور پھر جائیں، اور شفا پائیں۔ اشعیاہ 6:9، 10۔

اشعیاہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ اسے اُن لوگوں سے کب تک واسطہ رکھنا ہوگا جو سمجھتے تو ہیں مگر ادراک نہیں کرتے، اس لیے وہ یہ سوال کرتا ہے: "کب تک؟"

تب میں نے کہا، اے خداوند، کب تک؟ اور اُس نے جواب دیا، جب تک شہر ویران ہو کرے ساکن رہیں، اور گھر آدمی سے خالی ہوں، اور زمین بالکل سنسان ہو جائے، اور خداوند آدمیوں کو دور لے جائے، اور ملک کے درمیان بہت بڑی ویرانی ہو۔ اشعیاہ 6:11، 12۔

آخری دنوں میں بائبل نبوت کا موضوع جو سرزمین ہے، وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے، جو اُس وقت "بالکلیہ ویران" ہو جاتا ہے جب قومی تباہی، اتوار کے قانون کے قومی ارتداد کے باعث برپا ہوتی ہے۔ دانی ایل کے گیارہویں باب کی اکتالیسویں آیت کی تمثیل اسی باب کی سولہویں آیت کرتی ہے۔ آیت اکتالیس میں "ملک کے وسط میں عظیم ترک" کی شناخت "بہتوں کے الٹ دیے جانے" کے طور پر کی گئی ہے۔ یسعیاہ کا پیغام، جس کا حوالہ یسوع نے اُس وقت دیا جب وہ انسانوں کے درمیان جھگڑالو پھودیوں سے مخاطب تھے، یہ دکھاتا ہے کہ جب ایک سابقہ عہدی قوم کو نظرانداز کیا جا رہا ہوتا ہے تو اُن کے کان اور آنکھیں ہوتے ہیں مگر وہ نہ سمجھتے ہیں نہ ادراک کرتے ہیں۔ یسعیاہ کا پیغام لاودیکیائی ایڈونٹزم کے لیے آخری پکار کی نمائندگی کرتا ہے، جو اتوار کے قانون پر اختتام پذیر ہوتی ہے، جہاں لاودیکیائی ایڈونٹزم خداوند کے منہ سے اُگلا جاتا ہے۔

وہ اُس جلیل القدر ملک میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک مغلوب کر دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی ادوم اور موآب اور بنی عمون کے سردار۔ دانی ایل 11:41۔

اشعیا اور دانی ایل کو لاودیکیہ کو آخری پکار پیش کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے، اور باب دس میں جب دانی ایل کو تیسری بار چھوا جاتا ہے تو اسے اس کام کے لیے قوت دی جاتی ہے۔

پھر ایک بار وہ جو آدمی کی مانند نظر آتا تھا آیا اور مجھے چھو لیا، اور اُس نے مجھے تقویت دی، اور کہا، اے نہایت عزیز مرد، خوف نہ کر؛ تجھ پر سلامتی ہو؛ مضبوط ہو، ہاں، مضبوط ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا اور کہا، میرے آقا کلام کریں، کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے۔ دانی ایل 10:18، 19۔

جب دسویں باب میں میکائیل نازل ہوا تو جس پیغام کو دانیال نے سمجھ لیا تھا، اسے پہنچانے کے لیے اسے تقویت دی گئی۔ اشعیا کو بتایا گیا کہ اسے اتوار کے قانون تک یہ پیغام دینا ہوگا۔ جب اتوار کا قانون نافذ ہوگا، تو ایک بقیہ قائم کیا جائے گا۔

تب میں نے کہا، اے خداوند، کب تک؟ اور اس نے جواب دیا، یہاں تک کہ شہر ویران ہو جائیں اور ان میں کوئی بسنے والا نہ رہے، اور گھروں میں کوئی آدمی نہ بچے، اور زمین بالکل سنسان ہو جائے؛ اور خداوند آدمیوں کو دور دور تک ہٹا دے، اور ملک کے درمیان بڑی بے آبادی ہو۔ لیکن پھر بھی اس میں ایک دسواں حصہ رہے گا، اور وہ لوٹ آئے گا، اور نکل لیا جائے گا: جیسے بطم کا درخت اور بلوط، جن میں جب وہ اپنے پتے جھاڑتے ہیں تب بھی جان باقی رہتی ہے؛ اسی طرح مقدس نسل ہی اس کی اصل ہوگی۔ اشعیا 6:11-13۔

جب "ملک کے درمیان ایک بڑی ویرانی" ہوگی (اتوار کے قانون کے وقت)، تو ایک "دسواں حصہ" ظاہر ہوگا جس کی "اصل" "مقدس نسل" ہے۔ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ "دسواں حصہ" کیا گیا ہے، اس کی جڑ "عشر" ہے۔ اتوار کے قانون کے وقت خداوند کے پاس ایک "عشر" ہوگا جو "لوٹ آئے" ہوں گے۔

اور زمین کی ساری دہ عشری، خواہ زمین کے بیج کی ہو یا درخت کے پھل کی، خداوند کی ہے: وہ خداوند کے لئے مقدس ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنی دہ عشری میں سے کچھ چھڑانا چاہے تو وہ اس میں اس کا پانچواں حصہ اور بڑھائے۔ اور ریوڑ یا گلے کے عشر کے بارے میں بھی، جو کچھ لائھی کے نیچے سے گزرے، ہر دسواں خداوند کے لئے مقدس ہوگا۔ احبار 27:30-32۔

"دسواں حصہ" جو "واپس آتا ہے" خداوند کے حضور مقدس ہے، اور وہ خداوند کا حصہ ہے۔

کیونکہ خداوند کا حصہ اس کی قوم ہے؛ یعقوب اس کی میراث کا قرعہ ہے۔ استثنا 32:9۔

جو لوگ اتوار کے قانون سے پہلے لوٹ آئے ہیں، وہ وہی ہیں جن کی نمائندگی یرمیاہ نے کی ہے—وہ جو پہلی مایوسی سے دوچار ہوئے تھے—اور جن سے خداوند نے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ لوٹ آئیں تو وہ

خداوند کی زبان ہوں گے، یعنی اس کے ترجمان۔

تیرا کلام مجھے ملا تو میں نے اسے کہا لیا! اور تیرا کلام میرے لیے میرے دل کی خوشی اور شادمانی بن گیا، کیونکہ میں تیرے نام سے پکارا گیا ہوں، اے خداوند خدائے افواج۔ میں ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھا، نہ خوش ہوا! میں تیرے ہاتھ کے باعث تنہا بیٹھا، کیونکہ تو نے مجھے غضب سے بھر دیا ہے۔ میرا درد دائمی کیوں ہے، اور میرا زخم ناقابل علاج کیوں ہے، جو شفا پانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو بالکل میرے لیے جھوٹے کی مانند ہوگا، اور ان پانیوں کی مانند جو ناکام پڑ جاتے ہیں؟ پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تو لوٹ آئے تو میں تجھے پھر لے آؤں گا، اور تو میرے حضور کھڑا ہوگا! اور اگر تو ردی میں سے نفیس کو جدا کرے تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا! وہ تیری طرف لوٹیں، لیکن تو ان کی طرف نہ لوٹنا۔ اور میں تجھے اس قوم کے لیے ایک مضبوط پیتل کی فصیل بنا دوں گا! وہ تیرے خلاف لڑیں گے مگر تجھ پر غالب نہ آئیں گے، کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں تجھے بچانے اور چھڑانے کے لیے، خداوند فرماتا ہے۔ اور میں تجھے شہریروں کے ہاتھ سے چھڑا دوں گا، اور میں تجھے زور آوروں کے ہاتھ سے فدیہ دے کر چھڑاؤں گا۔ یرمیاہ 15:16-21

اشعیاء کی گواہی میں جو بقیہ یا دسواں حصہ واپس آتا ہے، اُسے کھایا جانا تھا، کیونکہ اُسے خدا کا پیغام دیا گیا تھا، اور اُس کے کلام کو کھایا جانا تھا۔ وہ وہ لوگ تھے جو خدا کا منہ ہوتے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ خدا کا وہ کلام پیش کرتے جو نجات کے طالب لوگوں کے لیے کھایا جانا تھا۔ یرمیاہ ”ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس“ میں نہیں بیٹھا، کیونکہ دانی ایل کی مانند، جب اُس نے رُویا دیکھی تو ”ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس“ بھاگ گئی۔ یرمیاہ نے گمان کیا کہ خدا نے اُس سے جھوٹ کہا ہے، کیونکہ خدا کے ہاتھ نے میلرائٹ تاریخ میں 19 اپریل، 1844 کی پہلی مایوسی، اور آخری ایام میں 18 جولائی، 2020 کی مایوسی کی اجازت دی تھی۔ یرمیاہ کے لیے وعدہ یہ تھا کہ اگر وہ ”واپس آئے“، اور اشعیاء کے اقتباس میں ”دسواں حصہ“ ”واپس آتا ہے۔“

اگر یرمیاہ ”لوٹتا“ ہے، تو وہ اشعیاء کے ”دسویں حصے“ کا حصہ ہے، جو مقدس ہے، اور خداوند کا حصہ ہے، جس کی ”substance“ ان میں ہے۔ عبرانی لفظ ”substance“ کا مطلب ”ستون“ ہے، اور ”ستون“ بنائے جانا وہ وعدہ ہے جو اہل فلادلفیہ کو دیا گیا ہے۔

جو غالب آئے اسے میں اپنے خدا کے پیکل میں ایک ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا۔ اور میں اس پر اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھوں گا، یعنی نیا یروشلم، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اترتا ہے۔ اور میں اس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ مکاشفہ 3:12، 13۔

”ستون“، یعنی اُن کی ”جوہر“، الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ مسیح وہ ”ستون“ ہے جو پیکل کو سنبھالتا ہے۔

اس حالتِ مایوسی میں مجھے ایک خواب آیا جس نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ میں نے خواب میں ایک معبد دیکھا، جس کی طرف بہت سے لوگ آمد رہے تھے۔ جب وقت ختم ہوگا، تو صرف وہی نجات پائیں گے جو اس معبد میں پناہ لے لیں گے۔ جو باہر رہ جائیں گے وہ ہمیشہ کے لیے کھو جائیں گے۔ باہر موجود ہجوم، جو اپنی اپنی راہوں میں لگے ہوئے تھے، معبد میں داخل ہونے والوں پر طنز و تمسخر کرتے اور ان سے کہتے کہ حفاظت کا یہ منصوبہ ایک مکارانہ فریب ہے، اور حقیقت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ سرے سے موجود ہی نہیں جس سے بچنا ہو۔ وہ تو بعض کو پکڑ بھی لیتے تھے تاکہ انہیں معبد کی چار دیواری کے اندر جلدی سے داخل ہونے سے روک دیں۔

ہنسی اڑانے کے خوف سے، میں نے یہی مناسب سمجھا کہ انتظار کروں، یہاں تک کہ مجمع منتشر ہو جائے، یا جب تک میں ان کی نظروں سے اوجھل ہو کر داخل ہو سکوں۔ مگر تعداد کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی گئی، اور دیر ہو جانے کے خوف سے میں جلدی میں گھر سے نکل آیا اور ہجوم کو

چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ معبد تک پہنچنے کی بے چینی میں مجھے اپنے گرد کے ہجوم کا نہ تو احساس ہوا نہ پرواہ۔ عمارت میں داخل ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ وسیع و عریض معبد ایک ہی نہایت بڑے ستون پر قائم تھا، اور اسی سے ایک بھیڑ کا بچہ بندھا ہوا تھا جو پورا کا پورا کٹا پھٹا اور خون میں لت پت تھا۔ ہم جو وہاں موجود تھے، گویا جانتے تھے کہ یہ بچہ ہماری ہی خاطر پھاڑا اور کچلا گیا تھا۔ جو کوئی بھی معبد میں داخل ہوتا، اسے اس کے سامنے آ کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرنا لازم تھا۔

برہ کے بالکل سامنے بلند مسندیں تھیں، جن پر نہایت خوش نظر آنے والی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ ان کے چہروں پر گویا آسمانی نور چمک رہا تھا، اور وہ خدا کی حمد کرتے اور شکرگزاری کے شادمان نغمے گاتے تھے جو فرشتوں کی موسیقی کی مانند لگتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو برہ کے حضور آئے تھے، اپنے گناہوں کا اقرار کیا تھا، بخشش پائی تھی، اور اب کسی پرمسرت واقعے کی خوش امید میں منتظر تھے۔

عمارت میں داخل ہو جانے کے بعد بھی مجھ پر خوف طاری ہو گیا، اور ایسی شرمندگی کا احساس کہ مجھے ان لوگوں کے سامنے خود کو جھکانا ہوگا۔ لیکن مجھے یوں محسوس ہوا کہ مجھے آگے بڑھنے پر مجبور کیا جا رہا ہے، اور میں برہ کا سامنا کرنے کے لیے ستون کے گرد آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا کہ اتنے میں نرسنگا بجا، بیکل لرز اٹھا، جمع ہوئے مقدسین کی طرف سے فتح کے نعرے بلند ہوئے، ایک پرہیزگار چمک نے عمارت کو روشن کر دیا، پھر ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ وہ خوش لوگ اس چمک کے ساتھ ہی سب کے سب غائب ہو گئے، اور میں رات کی خاموش دہشت میں تنہا رہ گیا۔ میں ذہنی اذیت میں جاگا اور بمشکل خود کو قائل کر سکا کہ میں خواب دیکھ رہا تھا۔ مجھے یوں لگا کہ میرا انجام مقرر ہو چکا ہے، کہ خداوند کی روح نے مجھے چھوڑ دیا ہے، جو اب کبھی واپس نہ آئے گی۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 1، 27۔

وہ "جوہر"، جو پلٹ آنے والے دسویں حصے کے اندر ہے، وہی "ستون" ہے جو بیکل کو سنبھالتا ہے۔ دانیال نے برہ کی وہ سببی رویا دیکھی جو ستون پر لٹکایا گیا تھا، اور وہ برہ ہی "ستون" تھا۔ جب دانیال نے وہ عظیم رویا دیکھی، تو وہ ستون کی شبیہ میں بدل دیا گیا، اور اشعیاء کا دسواں حصہ بھی اپنے اندر "جوہر" (ستون) رکھتا ہے، اور وہ جوہر ان سب کے ذریعے "کھایا" جاتا ہے جو بیکل میں داخل ہونا چاہیں۔ جو لوگ بیکل میں داخل ہوتے ہیں اور اس جوہر کو کھاتے ہیں، وہ خدا کا دوسرا گلہ ہیں جو اُس علم کے پیغام پر لبیک کہتے ہیں جو اتوار کے قانون کے وقت بلند کیا جاتا ہے، جب ملک میں بڑی ترک سکونت ہوتی ہے۔ وہ "مقدس نسل" جو اشعیاء کا جوہر ہے، وہی برہ ہے جو دنیا کی بنیاد سے ذبح کیا گیا تھا۔

عشر ادا کرنے والے شریروں کے ہاتھ سے چھڑا لیے جائیں گے، جب اتوار کے قانون کے وقت فلاڈیلفیہ اور لاودکیہ کی جدائی ہمیشہ کے لیے طے ہو جاتی ہے اور تب بہت سے لوگ پچھاڑ دیے جاتے ہیں۔ جو پچھاڑے جاتے ہیں وہ وہی شریروں جو سمجھ نہیں رکھتے۔ انہیں ظالم کے ہاتھ سے بھی رہائی ملے گی، کیونکہ وہ حیوان کا نشان قبول نہیں کریں گے۔

خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میں بابل کے بادشاہ نبوکدنصر کے ہاتھ سے مصر کی کثرت کو بھی موقوف کر دوں گا۔ وہ اور اُس کے ساتھ اُس کے لوگ، قوموں کے بیبت ناک، ملک کو تباہ کرنے کے لیے لائے جائیں گے؛ اور وہ مصر کے خلاف اپنی تلواریں کھینچیں گے اور اس ملک کو قتل شدگان سے بھر دیں گے۔ اور میں دریاؤں کو خشک کر دوں گا، اور اس ملک کو شریروں کے ہاتھ بیچ دوں گا؛ اور میں اس سرزمین کو، اور جو کچھ اس میں ہے، پردیسیوں کے ہاتھ سے ویران کر دوں گا؛ میں، خداوند، نے یہ فرمایا ہے۔ یسعیاہ 10:30-12۔

"قوموں کا بیبت ناک" شمال کے بادشاہ کی نیابتی فوج ہے۔ وہ علم جو اتوار کے قانون کے وقت بلند کیا جاتا ہے، احمق یا شریروں کے ہاتھ سے چھڑا لیے جاتے ہیں، اور "قوموں کے بیبت ناک" کے ہاتھ سے بھی نجات پاتے ہیں۔ یہاں جس مسئلے پر ہم گفتگو کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ یسعیاہ، اور دانی ایل، اور یرمیاہ، اور حزقی ایل، اور یوحنا—سب کے سب ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کی قیامت اور تقویت کی

نمائندگی کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو 18 جولائی 2020 کی مایوسی سے واپس آتے ہیں۔ دانی ایل کی آخری رؤیا میں، یعنی وہ رؤیا جو دریائے حدائق کے کنارے دی گئی، دانی ایل کو خدا کے نبوی کلام کی باطنی اور ظاہری دونوں رؤیوں کی سمجھ عطا کی جاتی ہے، اور اُسے اس پیغام کو پیش کرنے کے لیے تقویت دی جاتی ہے۔

باطنی اور ظاہری کا پیغام دسویں آیت میں سر، یا "قلعہ"، کی نبوی تعریف کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے، جو اُس یوکرین کی جنگ کی نشان دہی کرتی ہے جو اس وقت پوتن کے ذریعے جاری ہے۔ سر کی شناخت کرنے والی وہ کنجی ایک باطنی اور ایک ظاہری اطلاق رکھتی ہے، اور اُس جنگ کا آغاز اُس دور کی علامت ہے جب دونوں سر نبوت کا موضوع بن جاتے ہیں۔ قلعہ یا سر، بطور روس، دوسری وکالتی جنگ کی نشان دہی کرتا ہے، جو تیسری وکالتی جنگ تک لے جاتی ہے، اور وہ عالمی جنگ سوم کے آغاز کو نشان زد کرتی ہے، جیسا کہ پندرہویں آیت میں پانیوم کی لڑائی کے ذریعے پیشگی نمونہ کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔

آیت سولہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، لہذا 2014 سے—جب یوکرین کی جنگ شروع ہوئی، جیسا کہ آیات گیارہ اور بارہ میں پیش کیا گیا ہے—اتوار کے قانون تک، خدا کے لوگوں کی مہربندی سے متعلق آخری کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ دانی ایل باب گیارہ میں جبرائیل کی تعبیر وہ پیغام پیش کرتی ہے جو خدا کے لوگوں کو پاک کرتا ہے یا ان پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس حقیقت کو نہ سمجھنا گویا سب کچھ کھو دینا ہے۔ وہ نبوت جو کھول دی جاتی ہے—جیسے مکاشفہ کی کتاب میں یسوع مسیح کا مکاشفہ کہا گیا ہے، اور جیسے مکاشفہ کی کتاب مہلت کے خاتمے سے عین پہلے کھلنے والی بتاتی ہے—دانی ایل کی کتاب کی ایک مخصوص عبارت ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناراست ہے، وہ ناراست ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راست باز ہے، وہ راست باز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

آخری ایام میں ایک معین وقت ایسا آتا ہے جب آخری نبوت کی مہر کھولی جاتی ہے، کیونکہ آیت کہتی ہے: "وقت نزدیک ہے۔" یہی تعبیر جو مکاشفہ کے آخری باب میں واقع ہے، پہلے باب میں بھی پائی جاتی ہے۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اُسے اس لیے دیا کہ اپنے بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرے جو عنقریب واقع ہونے والی ہیں؛ اور اُس نے اپنے فرشتہ کے وسیلے سے اسے اپنے بندہ یوحنا پر بھیج کر ظاہر کیا: جس نے خدا کے کلام کی، اور یسوع مسیح کی گواہی کی، اور ان سب باتوں کی جو اُس نے دیکھیں، شہادت دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتوں کو سنتے ہیں، اور ان باتوں کو جو اُس میں لکھی ہیں، محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:1-3۔

دو سو بیس، اور اس لیے بائیس، الوہیت کے انسانیت کے ساتھ امتزاج کی علامتیں ہیں، اور تیسرے فرشتے کا آخری کام، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی ہے، دس کنواریوں کی تمثیل کے نبوتی سیاق کے اندر پورا کیا جاتا ہے۔ آخری ایام کی عقلمند کنواریوں نے 18 جولائی 2020 کو اپنی پہلی مایوسی برداشت کی، اور وہ مکاشفہ باب گیارہ کی گلی میں مردہ ہڈیوں کی مانند بکھری رہیں، یہاں تک کہ جولائی 2023 تک، یعنی 2001 میں مہر بندی کے عمل کے آغاز کے بائیس سال بعد۔ "تب وقت نزدیک تھا،" اور پھر خداوند نے "بیابان میں پکارنے والی آواز" کو برپا کیا جس نے یہ پیغام جبرائیل سے پایا تھا، جس نے اسے مسیح سے پایا تھا، اور مسیح نے اسے باپ سے پایا تھا۔

پھر اُس آواز نے کلیسیاؤں کو پیغام بھیجنا شروع کیا، اور اسے برقی انداز میں بھیجا گیا تاکہ اسے پڑھا بھی جا سکے اور سنا بھی، اور اس وقت یہ ساٹھ سے زائد زبانوں میں موجود ہے۔ پیشگوئی کا وہ حصہ

جس کی مہر کھول دی گئی تھی، یعنی یہی پیغام، کتابِ دانی ایل میں ملتا ہے۔

جو کتاب مہر بند کی گئی تھی وہ مکاشفہ نہیں، بلکہ دانی ایل کی پیشگوئی کا وہ حصہ ہے جو آخری دنوں سے متعلق ہے۔ فرشتے نے حکم دیا، 'لیکن تو، اے دانی ایل، ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر مہر کر دے، تا آخر وقت۔' دانی ایل 12:4۔ اعمال رسولوں، 585۔

"دانیال کی نبوت کا وہ حصہ جو آخری دنوں سے متعلق ہے" آیت چالیس ہے۔ یہ محض آیت چالیس نہیں، بلکہ آیت چالیس کا وہ حصہ ہے جو 1989 میں وقتِ آخر کے بعد کے دور کو ظاہر کرتا ہے، اور آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون سے پہلے کا ہے۔ آیت چالیس کی وہ تاریخ جس کا ذکر خود آیت میں نہیں آتا، وہی آخری دنوں سے متعلق نبوت کا وہ حصہ ہے جسے مہر لگا کر بند کر دیا گیا تھا، اور جو جولائی 2023 سے اُن کے لیے کھولی جا رہی ہے جو دیکھنے اور سننے کا انتخاب کرتے ہیں۔

آیت چالیس 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کے بعد سے لے کر آیت اکتالیس کے اتوار کے قانون تک آنے والی تاریخ کے بارے میں کچھ بھی درج نہیں کرتی، لیکن یہ وہ نبوتی بنیاد فراہم کرتی ہے جس پر دیگر نبوتی خطوط قائم کیے جانے ہیں۔ جو لوگ یہ دیکھنے اور سننے کے لیے تیار نہیں کہ سطر بہ سطر کا طریقہ کار ہی آخری بارش کا طریقہ کار ہے، وہ آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اور یہی وہ تاریخ ہے جو یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے، جس کی تشریح کرنے کے لیے جبرائیل یوحنا اور دانی ایل کے پاس آیا تھا۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

برہہ میں پولس نے پھر اپنا کام یہودیوں کے کنیسہ میں جا کر انجیل مسیح کی منادی کرنے سے شروع کیا۔ وہ ان کے بارے میں کہتا ہے، 'یہ لوگ تھسلنیکہ والوں سے زیادہ شریف تھے، کیونکہ انہوں نے کلام کو پوری دلی آمادگی کے ساتھ قبول کیا اور یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا یہ باتیں ایسی ہی ہیں، روزانہ صحیفوں کی تحقیق کرتے تھے۔ اس لیے ان میں سے بہت سے ایمان لائے؛ نیز معزز عورتیں جو یونانی تھیں، اور مردوں میں بھی بہت سے تھے۔'

جب حق پیش کیا جاتا ہے، تو جو لوگ دیانتداری سے حق پر ہونا چاہتے ہیں، وہ مقدس صحائف کی لگن سے تحقیق کے لیے بیدار ہو جائیں گے۔ اس سے وہی نتائج برآمد ہوں گے جو برہہ میں رسولوں کی محنتوں کے ساتھ ظاہر ہوئے تھے۔ لیکن آج کے زمانے میں حق کی منادی کرنے والوں کو بہت سے ایسے لوگ ملتے ہیں جو برہہ کے لوگوں کے برعکس ہیں۔ وہ ان کے سامنے پیش کی گئی تعلیم کی تردید نہیں کر سکتے، پھر بھی اس کے حق میں پیش کیے گئے ثبوت کی تحقیق سے حد درجہ گریز کرتے ہیں، اور یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اگر یہ سچ بھی ہو تو اسے اسی طور قبول کریں یا نہ کریں، اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا پرانا ایمان اور رسم و رواج ان کے لیے کافی ہیں۔ مگر خداوند، جس نے اپنے سفیروں کو دنیا کے لیے پیغام کے ساتھ بھیجا، لوگوں کو اس بات کے لیے جواب دہ ٹھہرائے گا کہ وہ اس کے خادموں کے کلام کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ خدا ہر ایک کا فیصلہ اسی روشنی کے مطابق کرے گا جو ان کے سامنے رکھی گئی ہے، خواہ وہ ان پر صاف ظاہر ہوئی ہو یا نہیں۔ اُن پر لازم ہے کہ وہ تحقیق کریں، جس طرح برہہ کے لوگوں نے کی تھی۔ خداوند نبی ہوشع کے ذریعے فرماتا ہے: 'میری قوم علم کی کمی کے باعث ہلاک ہو جاتی ہے؛ چونکہ تو نے علم کو رد کیا ہے، میں بھی تجھے رد کروں گا۔'

"برہہ کے باشندوں کے اذہان تعصب سے محدود نہ تھے، اور وہ تحقیق کرنے اور رسولوں کی منادی کی ہوئی سچائیوں کو قبول کرنے کے لیے آمادہ تھے۔ اگر ہمارے زمانے کے لوگ نیک برہہ کے باشندوں کے نمونے کی پیروی کریں—روزانہ صحائف کی تحقیق کر کے اور ان تک پہنچائے گئے پیغامات کا ان باتوں سے جو وہاں لکھا ہے مقابلہ کر کے—تو جہاں آج ایک بے وہاں خدا کی شریعت کے وفادار ہزاروں ہوتے۔ مگر بہت سے لوگ جو خدا سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، غلطی سے سچائی کی طرف بدلنے

کی خواہش نہیں رکھتے، اور آخری ایام کے دل خوش کن افسانوں سے چمٹے رہتے ہیں۔ غلطی ذہن کو اندھا کرتی ہے اور خدا سے دور لے جاتی ہے؛ لیکن سچائی ذہن کو روشنی اور روح کو زندگی دیتی ہے۔" پولس کی زندگی کے خاکے، 87، 88.